

RECISTERED. No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۶) مطبوعہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

ریاست جموں میں جو لوہے کی کان نکلی ہے۔ اسکا لوہا نہایت اچھا ہے÷ ڈیرہ غازیخاں کے اسی جگہ قایم رہنے کی ابھی امید باقی ہے÷ کشمیر میں بارش کے سخت طوفان آنے سے تانگہ کی سڑک کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ تار کے ٹوٹ جانے سے پیغام رسانی کا سلسلہ بند ہے÷ پنجاب گورنمنٹ کا دفتر شملہ میں ۱۷ اکتوبر کو بند ہوگا اور ۲۲ اکتوبر کو لاہور میں کھلیگا÷ ٹریبیون کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ پنجاب گزٹ میں یہہ خبر پڑھکر کہ قاضی شمس الدین نہ اب آنریری مجسٹریٹ ہیں نہ سب رجسٹرار ریواڑی کے لوگ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں÷ ستلج کی طغیانی سے شہر فروزپور کے شمالی حصے کے کچے مکانات گر گئے اور زراعت کو بھی نقصان پہنچا۔ یہاں کی موجودہ نسل نے ایسی طغیانی کبھی نہ دیکھی تھی÷ راجپوتانہ میں ریاست سروہی میں لیسٹورانسی ڈیوٹ کی مخالفت میں ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا÷ لاہور میں ایک مسجد سے جوتہ چرانے والے کو دو مہینے کی قید ہوئی÷ کہتے ہیں کہ مسٹر ٹی۔ بک مرحوم پرنسپل علیگڈھ کالج کی میم صاحبہ کو ان کے شوہر کی عمدہ خدمات کے عوض میں کالج کی طرف سے دس ہزار روپیہ ملیگا÷ حضور والیسرائے کے والد صاحب نے چندہ قحط میں ۵۰۰ پونڈ ارسال کیے÷ وسط اکتوبر میں حضور والیسرائے علاقہ چمبہ میں شکار افگنی کریں گے÷

بمبئی کے حضور آغا خاں کو شاہ ایران نے شمس الہمایوں اور سر ایم بھونگری کو شیر و آفتاب کا خطاب عطا فرمایا÷ عشرہ محرم میں حضور نظام بقول محسن الملک چالیس لاکھ [illegible] تے ہیں÷ اصل ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کرنل [illegible] ہونگے جو نومبر میں والیس ولایت سے آئیں گے÷ آج کل ہندوستان کے کئی شہروں میں وبائے ہیضہ نے آفت برپا کر رکھی ہے۔ خدا اس مرض کو یہاں سے دفع کرے÷ کپتان واکر مجسٹریٹ چھاونی سیالکوٹ سے چھاونی راولپنڈی اور یہاں کے کپتان سٹیونس فیروزپور کو بدلے÷ صوبہ بہار میں بابو رادھا ناتھ کی کوشش سے ایک انجمن بغرض ترقی زراعت قایم ہوئی ہے÷ مسٹر بھونگری ہندی ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ریاست بھاونگر سے ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ حاصل کرتے ہیں÷ اہل سیلون بور قیدیوں کے آنے سے تنگ آگئے۔ گورنر سیلون نے کہا کہ بس اور نہیں آنے پائیں گے÷ مسٹر تلک کے مقدمہ توہین کے لئے شہادت لینے کو لندن سے ایک کمیشن ہندوستان میں آویگا÷ بمبئی کے آم لندن میں بہت بھاری قیمت حاصل کرتے ہیں۔ لہذا اس کی تجارت شروع ہو گئی÷ مدراس کے ضلع بلاری کی کان سے ایک ہیرا نکلا جس کی قیمت ۳۰ ہزار روپیہ ہے÷ بریلی میں ایک شخص درگا پرشاد کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا کہ سب انسپکٹر پولیس کے رشوت خوار ہونے کی غلط خبر کلکٹر صاحب کو دی تھی÷ شاہدرہ (لاہور) کے متصل موضع سلامتپور میں وبائے ہیضہ سے ۴ موتیاں روز ہوتی ہیں۔ مہاراجہ پٹیالہ چند روزہ قیام کے لئے شملہ میں تشریف لائے ہیں۔ افواہ ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ کو سیر یورپ کا بڑا شوق ہے÷

ضلع میرٹھ میں پادری ایچ۔ ایس۔ پوری صاحب نے ۳۴۳ آدمی کو تاریخ ۲۶ ماہ اگست کو بپتسمہ دیا۔ خداوند ان کو اور ان کو طاقت دے تاکہ اور بڑھے دس گھرانے سے بیس [illegible] کے کل ۳۴۳ ہوئے÷ علیگڈھ کالج کے عہدہ آنریری سکرٹری سے نواب محسن [illegible] مہدی علی ماہ اکتوبر سے الگ ہونا چاہتے ہیں÷ لندن کا [illegible] ٹائمز امداد قحط کی سفارش [illegible] ہے کہ گورنمنٹ شاہی عطیہ ضرور [illegible] ے÷ آگرہ میں عظیم ڈکیتی کا مقدمہ طے ہوا۔ ۹۹ مجرم [illegible] ملی۔ بارہ ڈاکوؤں کو پھانسی۔ ۵۰ کو عمر قید کالا پانی۔ ۲۶ کو ۱۰ سال سخت۔ ایک لڑکے کو ایک درجن بید۔ نہایت خوشی کی بات ہوگی کہ پنجاب کے ڈاکوؤں کی بھی یہی گت بنے÷ کشمیر میں محلہ امیراکدل میں سخت آگ لگی ۷۰ مکان اور دو کانیں جل گئیں÷ چندہ جلسہ نسوال میں شاخ بمبئی نے پونے تین لاکھ جمع کر دیا ہے÷ گورنمنٹ بمبئی آیندہ محکمہ پولیس میں شریف اقوام کو بھرتی کرنا چاہتی ہے÷ مسٹر مرک صاحب کمشنر قسمت ڈیرہ جات سرحدی امور پر مشورہ کرنے کو شملہ میں تشریف لائے÷ بیکانیر کی فوج جنگ چین کے لئے روانہ ہو گئی÷ بمبئی میں کارد منڈل نام جہاز کو چین کے لئے روانہ ہونا تھا۔ دیوار گھاٹ کے ساتھ سخت ٹکر کھائی۔ اب بجائے اس کے بنگال نام جہاز جاویگا÷ جنوبی افریقہ سے جو فوجیں آئینگی۔ ان کو تین تین ماہ کی رخصت عطا کی جاویگی÷ کلکتہ والنٹیر فوج لمسڈن ہارس والیس آسکتی ہے بشرطیکہ لارڈ رابرٹس اجازت دیں۔ لیکن قبل خاتمہ جنگ والیس آئیں تو سرکار والیسی کا کرایہ نہیں دیگی÷ برہامپور کی میونسپلٹی سے وہاں کی چھاونی علی [illegible] کی [illegible]÷

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری ہابن پرٹیس صاحب۔ پنڈت رامانند صاحب و منشی عالم مسیح صاحب – اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ گولکناتھ صاحب و پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ و پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب و پادری چیل سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ رائے صاحب و پادری کیدارناتھ صاحب – ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ بوئر بھی عجب بلا کے آدمی ہیں کہ شکست پر شکست کھاتے جاتے ہیں اور پھر بھی شرارت سے باز نہیں آتے مگر اب چراغ سحری [illegible] حالت ہے۔ بلفاسٹ پر بوئروں نے بڑے مضبوط [illegible]پے جمائے تھے اور جنرل بوتھا کمانڈر تھا [illegible] انگریزی فوج نے ٹکڑے اڑا دیئے۔ جنرل پول کیرو۔ جنرل فرنچ۔ جنرل بلر نے ناکہ بکونیشہ پر دھاوا [illegible] کے بوئروں کو [illegible] شکست دی۔ یہاں تک کہ بوئروں کو بھ[illegible] ہی نہیں اسلحہ کے بارہ میں بھی اب بوئروں کا [illegible] نکل گیا۔ ساسر بند و قیں نہیں رہیں۔ مارٹینی ہنری سے کام لیتے ہیں جنرل بیڈن پاول بوئر کمانڈر گرابلر کو شکست دے چکے ہیں اور اب اس کو لکھا ہے کہ اطاعت کرے ورنہ بہت دھکے کھائیگا۔ ایک اور فتح کی خبر ہے کہ برٹش رسالہ بھیتیوں نے وریڈی پر قبضہ کرلیا اور بوئروں کا عظیم ذخیرہ جنگ چھین لیا۔ مسٹر کروگر اور مسٹر سٹائن معہ جنرلوں کے نلسپروٹ کیطرف روانہ ہوئے ❊

جنگ چین۔ کونٹ وان والڈرسی مشترکہ افواج چین کے کمانڈر انچیف مقرر کیے گئے

عموماً وائنا اور پیرس میں یہہ تقرر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ جرمنی میں اس انتخاب پر بڑا اطمینان ہے شہنشاہ زار نے کونٹ مذکور کے پاس اس تقرر کی خوبی پر مبارکبادی کا ایک تار بھیجا ساتھ ہی اس کے روس نے امریکا کو لکھا ہے کہ اپنی فوجیں پکن سے ہٹالے اور امریکن گورنمنٹ نے اس بات کو منظور کرلیا کہ اس بات پر مشورہ کیا جاوے کہ تمام اجنبی فوجیں پکن کو خالی کردیں۔ فرانس نے بھی اس تجویز سے اتفاق کرلیا ہے۔ کیونکہ سفارتیں [illegible] خلاص ہو چکی ہیں۔ اور شہنشاہ بیگم چین آیندہ امن و امان رکھنے کا اقرار کرتی ہے اور لی ہنگ چنگ کو گفتگوئے مصالحت کے لئے مقرر کردیا ہے۔ عموماً تمام طاقتیں پکن سے فوجیں ہٹا لینے کی تجویز [illegible] کو پسند کرتی ہیں۔ مگر لنڈن کے اخبار اس تجویز کے مخالف ہیں اور ٹائمز کہتا ہے کہ فوجوں کے واپس آجانے سے پھر وہی خرابی پیدا ہو جاویگی جرمن اخبارات بھی پکن سے فوجوں کے ہٹانے کی تجویز کو سنکر حیرت میں آگئے۔ روس نے جاپانی پالیسی کی نسبت سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک لمبا چوڑا مضمون شایع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ روسی گورنمنٹ نے ٹنٹس سے فوج کو واپس آنے کا حکم دیدیا ہے اور چین کی سلطنت کو بحال رکھنا چاہتا ہے۔ دیکھئے اس پالیسی سے آیندہ کیا گل کھلتا ہے۔ کیونکہ فوجوں کا واپس آنا تو درکنار بلکہ ابھی تو فوجیں چین کی طرف انبوہ در انبوہ جارہی ہیں ❊

سائیں صابر مسیح نے العذر کی ساس اور سالا اور سالی کو مقام کسولی میں بپتسمہ دیا ❊

تار برقیاں

چینیوں کو تشفی نہیں۔ ایمائے میں جاپانی کنسل کو دوبارہ طلب کیا گیا۔ **ایمائے** سے چینے بھاگ رہے ہیں۔ جن گھروں کو چھوڑکر لوگ چلے گئے ان کو لوٹ لیا۔ **روسی** فوج نے ننگوٹہ کو فتح کرلیا اور قبضہ جمالیا۔ **مسٹر راکہل امرکن** کمشنر چین نے روئٹر کے ایجنٹ کو کہا کہ اگر چین یورپین سلطنتوں میں نااتفاقی پیدا کرانا چاہتا ہے تو یورپین کو یہاں سے چلا جانا مناسب ہے۔ **فنگھائی** کی کنسلوں کو پکن کے حالات سے بالکل واقفیت نہیں۔ ان کو تاروں کا جواب نہیں ملتا۔ لاچار ہورہے ہیں۔ **جنرل** کارنگٹن روڈیشیہ کو واپس آتا ہے کیونکہ وہاں ایک بوئروں کی فوج دھمکی دے رہی ہے۔ **سوازیلینڈ** سے ۱۵۰۰ بوئر کوماتی کو انگریزوں سے لڑنے کے لئے روانہ ہوئے۔ **لارڈ رابرٹس** نے ٹرنسوال کو علاقہ انگریزی کے ساتھ شامل کرنے کا اشتہار دیدیا۔ **مالی** حالات اور گورنمنٹ کی مشکلات کے سبب سے روس پکن سے ہٹنا چاہتا ہے۔ **یانگشی کانگ**۔ ۲۰۰۰۰ چینیوں کے ساتھ کیا ہوکے مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔ اگر اہل جرمن علاقہ کو بڑھانے کا ارادہ کریں گے۔ **تمام سلطنتیں** اور برطانیہ اپنی فوجوں کو پکن سے نہیں ہٹائیگا جب تک سفیران اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ میں رپورٹ نہیں کریں گے۔ **روسیوں** نے چینی محلات میں لوٹ مار روکنے کے لئے رہائش اختیار کی۔ **پکن** اور اس کی اطراف میں دشمن نابود ہوا۔ **لی ہنگ چنگ** نے نیویارک ٹربیون کو تار دیا کہ اگر پکن سے فوجیں ہٹالی جاویں تو میں امن قایم کرنے کا ذمہ وار ہوتا ہوں اور باکسروں اور باغیوں کو سزا دیدونگا۔ یہہ پیغام انگلینڈ میں شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اکثر اخبارات یہہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر پکن سے فوجوں کا ہٹانا نہایت سخت غلطی کی بات ہوگی۔ **سوداگران چین** پریشان ہورہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلد امن پیدا ہو۔ **لنڈن** سے خبر آئی کہ میڈیکل افسروں کو جنگ چین پر جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم تھا۔ اب اس کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ **پکن** سے خبریں نہایت کم آتی ہیں۔ ۲۲ اگست کے بعد کوئی خبر نہیں آئی۔ **روس** نے تمام سلطنتوں کے نام ایک سرکلر بھیجکر اپنی پالیسی بتلائی ہے۔ سرکلر ۲۵ اگست کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں بتلایا ہے کہ تمام سلطنتیں اپنی فوجیں ہٹالیں۔ منچوریا میں امن قایم ہونے کے بعد روس فوراً اپنی فوجیں واپس کریگا۔ **بوئروں** نے متصل کلاپ ایک ریلوے ندی توڑ ڈالی اور ایک ٹرین چھونک دی ❊ اس ٹرین میں ۲۸ چھکڑے سے تھے **مویشی** لگوائے ہیں ہر جگہ برٹش قبضہ ہے بوئروں کو جنگل میں دھکیل دیا۔ **جنرل** پومر و جنرل پیکٹ پیٹرسبرگ و نلسروم کے درمیانی ریلوے پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ پریٹوریہ پر قبضہ ہونے سے اب تک ۱۱۰۴ بوئر مقتول شمار ہوئے

شکریہ

ہمیں جناب منشی محمد عباد اللہ صاحب تاجر کتب لاہور سے ایک رسالہ بنام اعمال یسوع معہ چند اسلامی ہنڈبلس کے بسبیل ڈاک موصول ہوئے۔ مگر قبل اس کے کہ ہم ان پر خامہ فرسائی کریں۔ ہمارے لائق بھائیوں نے منشی صاحب کی خوب قلعی کھولی خصوصاً ہنڈبل نمبر ۱۰ کے بارہ میں جو کہ بڑے فخر سے ہمارے رسالہ خط تقدیر کے برخلاف لکھا گیا تھا۔ ایک نوجوان افغان مسیحی نے خوب لکھا اور ان کے سفید جھوٹ کو طشت ازبام کر دیا۔ منشی صاحب تو اس کو دیکھکر دل ہی دل میں دعا مانگ رہے ہونگے کہ

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

منشی صاحب تو نبی عرب کے وکیل بنتے اور بڑے شوق سے ہنڈبلس کے ہیڈنگ پر لکھتے ہیں کہ "یا اہل الکتب ہل من مناظرہ" یعنے اے اہل کتاب (مسیحیو) آیا تم میں کوئی مناظرے کے قابل ہے؟ مگر جیسے فاضل اجل تو اس قدر ہیں کہ "بایں وجہ" کو "بعین وجہ" اور "پڑھیں گے" کو "پڑھن گے" تحریر فرماتے ہیں۔

بایں علم و دانش بباید گریست

عجیب تر تو یہ ہے کہ منشی صاحب نے ہمارے ایک اعتراض کا بھی جواب نہیں دیا ہے۔ البتہ کلام اللہ یعنے بیبل اقدس سے غلط حوالہ دیکر اپنے مطلب کے موافق آیات میں کم و بیشی کر کے سفید کو سیاہ کر مارا ... رہا یہ دیگر رسالہ۔ اس کو تو منشی صاحب نے دربار ... کے اسرار (امہات المومنین) کے جواب ... مگر ایک بات کا بھی جواب نہیں۔ میرے خیال ... نے اسلامی ہنڈبل والا کام کیا ہے۔

کہ ہمارا فخر قوم مولانا . . . . پشاور میں رہے۔ عیسائیوں کو نوٹس پر نوٹس دیا۔ مگر کوئی مقابلہ پر نہ آیا اور عیسائیوں کو مولانا نے شکست پر شکست دی۔" واقعی جس طرح آپ کے فرضی مولانا نے عیسائیوں کو فرضی شکست دی۔ اسی طرح آپ نے فرضی طور پر امہات المومنین کا جواب لکھا۔ واہ صاحب۔

منشی صاحب نہ ماز نازک ہے
دو نو ہاتھ سے تھام لو دستار

اگر کفر و الحاد کے الفاظ شائق صاحب کے اعتراضوں کا جواب ہے۔ تو خیر جواب ہو گیا اور آپ کا دلی تعصب اور ایمانداری بھی پبلک کو معلوم ہوئی۔ منشی صاحب ہم آپ کو صلاح دیتے ہیں کہ آپ اپنی نادانی اور بیجا تعصب سے باز آئیں۔ کیونکہ پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے بہت مشکل ہے۔ والسلام

الراقم

قاضی خیر اللہ

"سدا نہ باغ میں بلبل بولے"

اے بلبل نالاں! تو نے یہ کیا رنگ بدلا ہے۔ تجھ پر کیا حادثہ ہوا ہے۔ ہمارا دل تیری یہ حالت دیکھکر پارہ پارہ ہوا جاتا ہے۔ کلیجہ سینہ سے نکل منہہ میں آتا ہے۔ تمام خون پانی بن آنکھوں سے ٹپکتا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دن گذرے ہیں کہ تو چمن میں شوخ چشم تھی۔ محبوب دور دور سے تیری آواز سننے کے لئے آتے تھے۔ اب نہ ہی وہ تیری چال ہے اور نہ ہی تیری ڈھال ہے۔ تیری منقار زیر پر ہے۔ اُداس اور غمگین معلوم دیتی ہے۔

ہائے! اے گلو! تم بھی وہ ہی غضب ڈھا رہے ہو۔ نہ تو تمہارا وہ رنگ ہی رہا اور نہ بو ہی رہی گردن جھکائے شرمندگی کی حالت میں کھڑے ہو۔ اور وہ بھی کوئی کوئی۔

ہوا اے درختان چمن کیا تم بھی اسی تیر کے شکار بن گئے ہو۔ نہ تم میں پھل ہے اور نہ خوبصورتی ہے بے برگ و ساز برہنہ کھڑے ہو۔ کون سرو قد مر گیا ہے کہ تم سب ماتم کر رہے ہو؟ بتاؤ تو سہی تم پر کیا واردات ہوئی ہے۔ کیا تم پر خزاں تو نہیں آگئی۔

ہاں! ہاں! ہاں! تم پر کیا سب پر خزاں آنے والی ہے۔ کہاں ہیں وہ پرند جو جنگل میں نغمہ سرائی کی خوش الحانی اور نواسنجی کرتے تھے۔ اور جن کی ترانہ ریزی پردۂ گوش کی ہم آہنگ ہوتی تھی؟ وہ چمن و گلشن جن میں بلبل و قمری بولتی تھیں۔ پرندے چہچہاتے تھے۔ ہزار داستان اپنا راگ چھیڑتی تھی۔ آہو ٹھنڈی جگہ پر لیٹتے تھے۔ زہرہ گاتی بجاتی اور رقص کرتی تھی۔ اب ان میں الّو و چغد کی آواز دن رات سنائی دیتی ... اونٹ کٹارے اُگتے ہیں۔ ثمردار درختوں ... کی جگہہ تھے اور سانپ لٹک رہے ہیں۔

وہ قصر جن میں کہ شاہان زماں و نازنین رہتے تھے۔ اب وہ ہی ابابیلوں کی جائے رہائش ہیں۔ جنگلی کتے بھونک رہے ہیں۔ لومڑیوں نے گھر بنا رکھے ہیں۔ شاہنشاہوں کے عالیشان اصطبل و فیل خانے جہاں کہ عربی و ترکی گھوڑے اور کوہ وش ہاتھی تھے۔ اب وہاں گدھے و لمڈھینگ اپنی خوراک پاتے ہیں۔

کل نبوکدنضر بادشاہ لاکھوں شخصوں پر حکمران تھا۔ سر میں فرعونی سمائی تھی۔ خدا تک کو ہیچ سمجھتا تھا۔ اپنی شان و شوکت پر نازاں تھا۔ اور آج جنگلوں میں حیوان بنکر مارا مارا پھرتا ہے۔ کھانے کو گھاس اور آرام کو رہائش تک نہیں ملتی۔ ابھی جو لیت اپنی طاقت پر

نازاں تھا۔ اور جنگ کے لئے مقابلہ چاہتا تھا۔ اور ابھی ایک لڑکے کے پتھر سے چت پڑا ہے۔ آج بعض اشخاص اپنے حسن پر نازاں ہیں اور اپنے تئیں جوانوں سے زیادہ خوبصورت خیال کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ خدائے قادر نے صرف انہیں کو اپنے جلالی ہاتھ سے بنایا ہے۔ اوروں کو فرشتوں سے خواہ کہکر خواہ ٹھیکہ دیکر بنوایا ہے۔ کل انہیں کی شکل چڑیوں سی ہو جاتی ہے۔ آج شاہ زور اپنی طاقت پر فخر کرتے ہیں۔ اور اپنے تئیں کم سنوں سے زیادہ طاقتور خیال کرتے ہیں۔ عاجزوں کو ستاتے ہیں۔ کل وہ ہی شخص ایسے ناتواں ہو جاتے ہیں کہ اگر کتے بھی انہیں جاٹیں تو وہ ہٹا نہیں سکتے ؎

مت کر تکبر زور کا۔ مت دل دکھا اک مور کا
کر یاد اندھیر اگور کا۔ گو رہی تیرا گھر بار ہے

آج دولتمند دولت کی وجہ سے آسمان پر [illegible] کتے ہیں۔ مزاج پائی نہیں جاتی۔ اپنے آپ کو [illegible] سے زیادہ دولتمند خیال کرتے ہیں۔ کل [illegible]ہی شخص روٹی سے محتاج ہو جاتے ہیں۔ دربدر مانگتے پھرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر شی تغیر پذیر ہے۔

اے نادان انسان کیا یہہ سب کچھ تیری عبرت و آگاہی کے لئے نہیں ہے؟ تجھ پر بھی ضرور خزاں آئیگی ؎

بنا ہے خاک سے پھر خاک ہوگا

تو جو خیال کرتا ہے کہ جیسے تو اب عیش و عشرت کرتا ہے۔ نفس کو پالتا ہے۔ ہر قسم کے آرام و آسایش کے سامان تیرے لئے مہیا ہیں۔ یہہ سب کچھ اسی طرح رہیگا۔ یہہ تو بتا تو کس کھیت کی مولی ہے؟ سکندر اعظم فریدوں جمشید۔ دارا سلیمان۔ جیسے شاہنشاہ تخت زمین پر آئے چلدئے۔ تو کیا تو ہمیشہ تک رہیگا۔ دیکھ اب بھی باز آ۔ ابھی موقعہ ہے۔ ورنہ دانت پیستا اور ہاتھ ملتا رہ جائیگا۔ کوئی کار خیر کر۔ یہہ دولت۔ یہہ عزت۔ یہہ بزرگی۔ یہہ حشمت۔ تیرے کسی کام نہ آئیگی۔ تجھے کسی روز ضرور خدائے قادر کے اس تخت عدالت کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ بتا جب تجھ پر سوالات جرح ہونے لگے تو کیا جواب دیگا۔ وہاں یہاں کی طرح کوئی تیرا حامی و وکیل نہ ہوگا۔ اور نہ ہی وہ ایسا جج ہے کہ تو دھوکا دے سکے۔ جب رب الافواج کی آنکھیں تیری آنکھوں سے دوچار ہوئیں اور بجلی سی تیز شعاع تجھ پر پڑی تو تو کس شرم سے کس خوبی سے سر اونچا کریگا۔ سوا پچھتانے کے کچھ نہ ہوگا۔

پھر پچھتائے کیا بنے جب چڑیا چگ گئی کھیت

تیرے گلے میں زنجیر اور پاؤں میں پاسنگ ڈالے جائیں گے۔ اور دوزخ کی طرف روانہ کیا جائیگا۔ تب وہاں تیری چربی پگلے گی۔ خدا فضل کرے کہ ہم سب روز خزاں کو یاد رکھیں۔ اور روز محشر کے بچاؤ کے لئے مسیح پر ایمان لائیں۔ آمین۔

راقم

یوسف جمال الدین

مُعافی کا طریقہ

”اسی طرح میرا آسمانی باپ بھی تم سے کریگا۔ اگر ہر ایک تم میں سے اپنے بھائیوں کے قصوروں کو دل سے معاف نہ کرے۔“

۱۶ ویں آیت سے ہم دیکھتے ہیں کہ پطرس معافی کے بارہ میں سوچ رہا ہے۔ یہہ شخص اور شاگردوں کی نسبت جلد باز اور اتاولا تھا وہ ہر ایک بات میں جلدی کرتا تھا اور مسیح سے پوچھا کرتا۔ ابھی جس بات پر وہ سوچ رہا تھا یکایک اپنے خداوند سے سوال کرتا ہے۔ ۲۱ آیت پڑھو کیا سات کے ستر مرتبہ اس سے نہ ۷۷، اور نہ ۴۹۰ مرتبہ [illegible] مقصود ہے بلکہ اس سے مراد بے حد معافی ہے [illegible] میں معافی کی روح ہو پطرس نے اس کی حد ٹھہرانی چاہی ہے۔ چنانچہ یہودیوں میں دستور تھا کہ وہ سات مرتبہ کو آخر درجہ تک سمجھتے تھے اس پر ہمارے خداوند نے یہہ تمثیل کہی۔

آپ جانتے ہیں کہ قرضدار کی حالت کیسی ہوتی ہے۔ آدمی اپنی ہر ایک حالت میں متفکر رہا کرتا ہے اس کو تسلی نہیں اور جب وہ اپنے قرضخواہ کو دیکھتا ہے تو سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اس مثال میں جس قرضدار کا ذکر ہے وہ بڑا متمول اور تونگر آدمی تھا کیونکہ جس پر تین کروڑ کا قرض ہو وہ تو مانند ایک بڑے سوداگر کے ہوگا جس کے محل اور گاڑی گھوڑے اور نوکر چاکر بڑے ہونگے۔ کروفر سے رہتا ہوگا۔ دیکھو ایسا شخص اب دیوالیہ ہوگیا۔ لکھا ہے [illegible]س کے پاس قرض ادا کرنے کو کچھ بھی نہ تھا تو خداوند نے کیا حکم دیا کہ وہ اور اس کی جورو اور اس کے بال بچے اور جو کچھ اس کا ہو بیچا جائے اور قرض بھر لیا جائے اب کیسی ندامت اس کو ہوگئی ہوگی کہ جورو بچہ تک بیچا جاوے۔ اب وہ کیا کرتا ہے گھر کے مالک کو سجدہ کیا اور کہا کہ اے خداوند صبر کر میں تیرا سارا قرض ادا کرونگا۔ اس نوکر کے صاحب کو رحم آیا اور اسے چھوڑکر قرض اسے بخشدیا۔ واقعی ہم خدا کو کچھ دے نہیں سکتے ہم اس کے ایسے قرضدار ہیں کہ ہمارے کچھ بھی نہیں کہ اس کو دے سکیں لیکن وہ مسیح کے وسیلے ہماری اطاعت اور فرمانبرداری [illegible] اور ہمیں معاف کرتا ہے۔ سو اس مالک کو رحم [illegible] نے اس کا سارا قرضہ بخشدیا۔ اب یہ [illegible]

پاس تو کچھ بھی نہیں تھا یہہ رحم سے اور محبت سے چھوٹا اسکی قرضداری اس کی مفلسی کی شہادت دے رہی ہے۔ یہہ بیچارہ غریب مفلس شاید بیکار ہوگا اور کام نہ کرسکتا ہوگا شاید بیمار ہوگا اب یہہ اس کے دروازے پر عذر معذرت کرنے کے لئے منتظر بیٹھا ہوا ہے۔ ادھر اس کو دیکھو کہ وہ قرض سے چھوٹا۔ بال بچے جورو بکنے سے بچ گئے بال بچوں سمیت بڑی خوشی کے ساتھ چلا آتا ہے وہ کیا کرتا ہے اس اپنے ساتھی کا گلا گھونٹتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ میرا ہے دے وہ بیچارہ غریب اس کے پاؤں پر گرتا ہے اس کی منت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ صبر کر میں سب ادا کردونگا پر وہ اس کی ایک نہیں مانتا بلکہ جاکے اُسے قیدخانہ میں ڈالدیتا ہے کہ جب تک سب قرض ادا نہ کرے قید میں رہے۔ آہ سچ مچ ہماری حالت ایسی ہی ہے کہ جب ہمیں اپنے بھائی کے گناہ معاف کرنے کا موقع آتا ہے تو ہمارے دل میں رحم نہیں آتا۔ اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی کا دل صرف خوشی سے تبدیل نہیں ہوتا یہہ کام روح القدس کا ہے اور جب آدمی کا دل تبدیل کردے تو پھر وہ قصور معاف کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔ اس تصویر میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کتنا زیادہ ہم کو معاف کرتا ہے۔ بنسبت اس کے کہ ہم اوروں کے قصوروں کو معاف کرسکتے ہیں۔

تیسری تصویر۔ نوکر جاکر بادشاہ کو خبر دیتے اور بادشاہ اسے جس کے قرض بخشدئے تھے طلب کرتا اور اُسے قید میں ڈالدیتا ہے۔ کوئی کہیگا کہ یہہ تعجب کی بات ہے وہ کیسا بادشاہ ہے کہ جس کو ایک دفعہ معاف کیا پھر دوسری دفعہ اس کو قید میں ڈالتا ہے؟۔ اس کا جواب یہہ ہے کہ بادشاہ نے اس کو چھوڑدیا۔ رحم و محبت کے سبب اس کا مقصود یہہ تھا کہ جس طرح میں نے تجھ پر رحم و محبت کی ایسا ہی تو بھی اوروں کے ساتھ کرے پر اس نے نہ کیا۔ ایسا نہ کرنا ہی حکم عدولی ہے یہی قانون کا توڑنا ہے۔ اس لئے اس کو قید میں ڈالا۔

سوال بھائی کے گناہ معاف کرنے کے لئے خدا نے کیوں کہا؟ اس لئے کہ اُسنے تمہارے کیسے گناہ معاف کئے۔

(ج) پہلی تصویر کو خیال کرو کہ خدا نے تمہارے کس قدر گناہ معاف کئے۔ ہم کیسے قرضدار تھے کروڑوں کے ہم بالکل جہنمی تھے اور خدا نے معاف کیا تو ہم کو بھی لازم ہے کہ بھائی کا گناہ معاف کریں۔ پہلی تصویر میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے اس کو موقع دیا تھا کہ وہ ایسا کرے مگر اُسنے نہ کیا۔

گناہ معاف کرنے میں خدا نے محبت کس طرح ظاہر کی۔ مسیح کو بھیجا یہاں سوال ہے اب مسیح کو بھیجنے کے لئے خدا کو کس نے کہا تھا؟ کیا تم نے؟ نہیں یہہ ایک محبت ہے کہ مسیح خود اگر ہمارے گناہ ہم کو تبلاتا اور معاف کرتا ہے۔ اس باب کی ۱۵ آیت میں۔ ٹھیک ہم اس طرح پاتے ہیں لکھا ہے کہ اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے جا یعنے اس کے پاس تو جا۔ مگر ہم کہتے ہیں واہ فلانے نے میرا قصور کیا ہے کیا اُلٹا میں اس کے پاس جاؤں۔ ہاں خدا کا کلام کہتا ہے تو جا تو اونچے پر سے اُتر اور غریب کے پاس جا اور اس کو سمجھا اس کو اس کے گناہ یاد دلا۔ ہنگیرین کے سردار اور ترک کے سردار کا جنگ اور قصدیہ پہنچانا اور ہنگیرین سردار کا ترک کو معاف کرنا اور اس کا مرتے وقت مسیحی ہونا۔ یہہ کیسے نمونے ہیں۔ ترک کے سردار نے کہا کہ یہہ عیسیٰ کی طاقت ہے کہ اس نے اس کو ایسا دل دیا اب تو میں مرتا ہوں مگر میں مسیح پر ایمان لاکے مروں گا اور اس نے ایسا ہی کیا۔ دیکھو یہہ واردات پہلی خوشی والے سے فرق تبلاتی ہے کہ اس کی خوشی میں نئی پیدائش ظاہر ہو رہی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو بھی معاف کریگا اگر ایسا نہیں کرتا تو سمجھ لو کہ اس کو نئی پیدائش نہیں ملی اور جبکہ وہ اس ولادت ثانی سے محروم ہے تو وہ ہرگز بہشت میں جا نہیں سکتا۔ اس سے کوئی یہہ نہ سمجھے کہ ہم گناہ کیا کریں اور معافی ہوا کرے کیونکہ گناہ اور غفلت میں فرق ہے کبھی کبھی اختلاف رائے یا نافہمی انسان سے ہوجایا کرتی ہے۔ مثلاً کوئی مہمان ہمارے گھر آیا اور ہم نے اس سے کہا کہ آپ ٹھہرئیے میں ذرا اندر سے آتا ہوں اور اندر جاکر کچھ ایسے کام میں مشغول ہوگیا کہ مہمان کی مطلق یاد نہ رہی اور وہ بیچارہ انتظاری کرتے کرتے اُکتا کر چلا گیا اور کچھ دیر بعد جب مہمان کی یاد آئی۔ باہر جاکر دیکھا تو وہ چلا گیا اب ایسے معاملہ میں اس مہمان کو لازم ہے کہ وہ اُسے تبلاوے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ نہ یہہ کہ اب ہم اس راستہ سے نہ جائیں گے۔ ہم اس سے بات نہ کریں گے۔ وہ بڑا مغرور اور مدمغ ہے۔ خدا نے ہم سبھوں کے قرض بخشدئے اور وہ ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم اوروں کے بھی قرض اسی طرح بخشیں آخری آیت ہمیں تبلاتی ہے کہ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو اسی مقروض کی طرح جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اگر ہم اپنے بھائیوں کے قصوروں کو دل سے معاف نہ کریں۔ فقط۔

الراقم

جے۔ بی۔ ایل

جواب

آپ کے اخبار مطبوعہ ۲۹ جون سن رواں کے صفحہ ۹ کالم ۲ کے پڑھنے سے ہنسی آتی ہے۔ نامہ نگار نے سوال کا مطلق مطلب نہیں سمجھا اور بے سوچے سمجھے جواب دینے پر آمادہ ہوگیا۔ کبھی تو گناہ موروثی کے

بڑے بڑے طومار باندھتا ہے۔ اور کبھی کچھ کا کچھ لکھے جاتا ہے۔ ہماری غرض یہہ تھی کہ اُردو عبارت میں سکتہ پڑتا ہے اگر کسی کے پاس اصلی کتاب انگریزی زبان میں ہو تو براہ لطف و کرم اس میں سے کچھ تحریر فرمائے۔ "کیا خوب۔" نامہ نگار نے روح کی بھی جڑیں کر دیں۔

پھر آپ کالم سوکی آخری سطور میں لکھتے ہیں کہ "حوا کے حق میں لکھا ہے اس کو آدم کی پسلی سے نکالا۔ لیکن اسکی روح کا ذکر نہیں کہ کہاں سے آئی۔"

اب ہم آپ کی توجہ دلاتے ہیں کہ ذرا کلام خدا کی بھی تلاوت فرمائیں۔ واعظ کی کتاب کے ۱۲ باب کی ۷ آیت میں نہایت ہی صاف طور سے مرقوم ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار کچھ عرصہ تک معلم بھی رہا ہے۔ آپ ایسے پیرایہ میں لکھتے ہیں کہ گویا طفل مکتب کو درس دے رہے ہیں۔ ہماری التماس ہے کہ نامہ نگار لمبے چوڑے مضمون کو قدرے خراماں کر کے مدعا مطلب سے آگاہ فرما دیں ؏

خ۔۔۔۔ل

گنیش داس واعظ

مجیٹھہ ضلع امرتسر چرچ مشن اسکول

بورڈنگ ہوس کا سالانہ جلسہ

مجیٹھہ مشن اسکول کا سالانہ جلسہ ۷ ماہ رواں کو بوقت تین بجے شام مقرر ہوا۔ جناب پادری ڈی۔ جے۔ مکنزی صاحب مشنری انچارج ضلع امرتسر و مسٹر ہین صاحب و پادری اے۔ سی۔ کلارک صاحب ایم۔ اے۔ پرنسپل چرچ مشن کالج امرتسر و مہتمم مدرسہ ہذا امرتسر سے شریک جلسہ ہونے کے لئے تشریف لائے۔

تاریخ مذکورہ کو مدرسہ میں رخصت تھی اور تمام معلم و متعلم اپنی اپنی مقررہ ڈیوٹیوں پر شاداں و بشاش بسر گرمی تمام آرائش مدرسہ و بورڈنگ ہوس وغیرہ میں مصروف تھے۔ سب کو تین بجے کی دھن لگ رہی تھی۔ کوئی نظم خوانی کے واسطے نظم حفظ کر رہا تھا اور کوئی ڈرل اور جمناسٹک دکھلانے کے لئے اپنی وردی کو سجا رہا تھا کہ اتنے میں نہائی دھوئی بے رنگی بیٹھ گئی۔ اور سب کے سب اپنا سا منہہ لیکر بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ یعنے بوقت بارہ بجے ایک کالی گھٹا نمودار ہوئی جس کی آمد پر باقی لوگ یعنے اہل قصبہ تو خوش آمدید مرحبا کہتے تھے۔ مگر اہالیان جلسہ دل ہی دل میں کڑھتے تھے۔ اور کہتے تھے واہ میاں وقت پر تشریف لائے ہو خوب کیا۔ تمام کیا کرایا خاک ڈبو دوگے۔ اتنے میں بارش موسلادھار برسنی شروع ہوئی۔ اور تمام بیرونی آرائش مدرسہ کو بہالے گئی۔ اس لئے صاحبان پادری ڈی جے۔ مکنزی صاحب و مسٹر ہین صاحب موصوف کو بوجہہ ایک خاص کام کے واپس امرتسر تشریف لے جانا پڑا۔ صاحبان موصوف کو شریک جلسہ نہ ہونے کی وجہہ سے بہت رنج ہوا۔ اور دوسرے روز یعنے مورخہ ۸ ماہ رواں بوقت ۸ بجے صبح کو جلسہ مقرر ہوا۔ اور منجانب حاضرین جلسہ صاحبان موصوف کی خدمت میں ایک ووٹ Vote of thanks او تھینکس تشریف آوری کی تکلیف کے واسطے ارسال کی گئی اور اظہار رنج کیا کہ بدنصیبی سے ہم لوگ صاحبان ممدوح کی پُر تاثیر اور عالمانہ تقریروں کے سُننے سے محروم رہے اور بہرہ ور اور فیضیاب نہ ہو سکے۔ جناب پادری اے۔ سی۔ کلارک صاحب موصوف صدر جلسہ مقرر ہوئے اور آپ نے ایک مختصر مگر مدلل و موثر تقریر سے جلسہ کی کارروائی کا افتتاح فرمایا۔ اوّلاً طلبا کو بنا بر نظم خوانی بلایا گیا۔ اور انہوں نے اپنے فرض کو نہایت عمدگی کے ساتھ ادا کیا۔ حاضرین طلبا کے لب و لہجہ اور درستی تلفظ اور صفائی سے بہت خوش ہوئے۔ مگر مڈل ڈیپارٹمنٹ کے دو طلبا یعنی لبش سنگھ و خیرالدین نے رستم و سہراب کے جنگ کی نقل اس عمدگی اور خوش اسلوبی سے دکھلائی کہ سب لوگ تحسین اور آفرین کہتے تھے۔ پھر لالہ ایچنج صاحب سابق متعلم مدرسہ ہذا۔ اور حال متعلم بی اے۔ کلاس گورنمنٹ کالج لاہور نے درخواست گو ہونے کے واسطے اجازت حاصل فرمائی۔ لالہ صاحب مذکور نے اوّلاً تو جناب منیجر صاحب یعنے پریزیڈنٹ صاحب جلسہ ہذا اور مسٹر اے۔ پیٹرز صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہذا کے حسن انتظام اور حسن سلوک ان کی محنت اور جانفشانی اور قصبہ ہذا کے بچوں کے خیر خواہی کی نیت پر درافشانی فرمائی اور یہہ بھی ذکر فرمایا کہ مسٹر اے۔ پیٹرز جیسے مستقل مزاج اور عالی حوصلہ اور جفاکش شریف آدمی کا بعہدہ ہیڈ ماسٹری مقرر ہونا ازبس ضروری اور لازمی تھا۔ کیونکہ آپ نے اپنے سلوک اور برتاؤ سے نمونہ دکھلا دیا ہے کہ عیسائی سپرٹ کو کسی کے ساتھ خاص عناد اور دشمنی نہیں اور نتیجا اسکا یہہ ہوا کہ وہ فرکشن اور کشاکشی جو اہل شہر کے درمیان بوجہہ دو مدارس کے قیام کے پھیل رہی تھی اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ بعدہ لالہ صاحب موصوف نے حاضرین کے سامنے قحط زدہ ممالک کے باشندگان کے مصائب اور تکالیف کا خاکہ کھینچکر سب کے دلوں میں رقت پیدا کی اور اپیلاً عرض کیا کہ میں بہت مرہون ہونگا اور نیز اہل شہر کے لئے بہت فخر ہوگا اگر پریزیڈنٹ صاحب و دیگر حاضرین مصیبت زدہ اور قحط زدہ

لوگوں کے واسطے وسایل امداد پر غور فرماویں اور عمل میں لاویں۔ جواباً جناب پریزیڈنٹ صاحب نے بیان فرمایا کہ حقیقتاً لالہ صاحب کی اپیل قابل غور اور قحط زدہ لوگوں کی حالت زار قابل ترحم ہو مگر اسمیں میں دخیل نہیں ہو سکتا۔ جب تک میں اس پر سوچ بچار نہ کر لوں۔ کیونکہ ایسے معاملات بہت غور طلب ہوتے ہیں اور بلا تامل ان میں دخیل ہونا یا ان کا ذمہ لینا درست نہیں۔

بعد ازیں جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے سالانہ رپورٹ مدرسہ اور بورڈنگ ہوس جس میں اکثر افسران معائنہ کی رپورٹیں لفظ بلفظ درج تھیں سنائیں۔ اور آخرش جناب پریزیڈنٹ صاحب نے جلسہ کو اپنی مختصر اور عالمانہ تقریر سے ختم فرمایا۔ جس میں آپ نے خصوصاً طلبا کو نصیحتاً فرمایا کہ جن طلبا کو انعام میں کتابیں ملتی ہیں ان کو چاہئے۔ کہ ان کتابوں کو خراب نہ کریں یا فروخت نہ کریں۔ کیونکہ یہہ ان کی محنت اور جانفشانی کا صلہ ہیں۔ اور گو وہ ان کو اس وقت نہیں پڑھ سکتے۔ مگر ایک دن آئیگا۔ جبکہ وہ ان کو اچھی طرح سے پڑھ سکیں گے اور ان سے بہت مستفید ہونگے۔ کیونکہ اکثر ان کتابوں میں ایسی ہیں جن کے مطالعہ سے انسان عمدہ عمدہ سبق سیکھ سکتا ہے۔ پھر عمدہ عمدہ انعام از قسم کتب و پارچات تقسیم ہوئے۔ اور بعدہ طلبا نے ڈرل اور جمناسٹک اور دیگر کھیلیں دکھلا کر حاضرین جلسہ کو بہت محظوظ کیا اور پھر شیرینی تقسیم ہوئی۔ اور خوشی کے نعرے اڑکر جلسہ برخاست ہوا۔ فقط۔

القرقم

ای۔ ڈی

ایک کے کام کا دوسرے پر اثر

سب لوگ جانتے ہیں کہ مسیحی مذہب کی اصولی تعلیم یہہ ہو کہ خداوند مسیح کی موت کے سبب سے جو اس پر ایمان لاتا ہو اس کو زندگی عنایت ہوتی ہو اور ہمارا پورا بھروسہ اس بات پر ہو کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے جو کچھ کیا وہ ہمارے حساب میں لگایا جاتا ہو اس پر عام لوگ خصوصاً محمدی بھائی نہایت ناک بھوں چڑھا کر ہم سے لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور عجیب عجیب قسم کے اعتراض اس مقدس تعلیم پر وارد کرنے لگتے ہیں مجھے اب تک یہہ معلوم تھا کہ یہہ لوگ اپنی مذہبی تعلیم یا قران کی ہدایت سے ایسا کہتے ہیں۔ مگر جبکہ میں آج قران کو پڑھ رہا تھا تو اُسی تعلیم کی تائید میں ذیل کی عبارت قران میں نظر پڑی سورہ مائدہ رکوع ۵ من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفساً بغیر نفسٍ او فسادٍ فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً ومن احیاہا فکانما احیا الناس جمیعاً۔ ترجمہ۔ اسی واسطے لکھا ہم نے اُوپر بنی اسرائیل کے یہہ کہ جو کوئی مار ڈالے جی کو بغیر بدلے جی کے یا فساد کے بیچ زمین کے پس گویا کہ مار ڈالا لوگوں کو سب کو اور جس نے جلا دیا اس کو پس گویا کہ جلا دیا لوگوں کو سب کو الخ چنانچہ پولوس رسول فرماتا ہو پس جس طرح ایک آدمی کے وسیلہ گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اسی طرح موت سب آدمیوں میں پھیلی۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا خط رومیوں ۵: ۱۲۔ پھر فرمایا ہو کہ ایک ہی آدمی یعنے یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کا فضل اور فضل سے بخشش بہتیروں کے لئے کتنی زیادہ ہوئی۔ روم ۵: ۱۵۔ اب اگرچہ قران ہماری تعلیم انجیلی کی تائید اپنی طرز عبارت میں کرتا ہو۔ تو بھی اس میں دو غلطیاں ہیں۔ پہلی غلطی یہہ ہو کہ بعقیدۂ محشئ قران ہابل کا قتل پہلا گناہ دنیا میں ہوا۔ حالانکہ پہلا گناہ نہیں مگر پہلا خون البتہ ہوا اور گناہ تو اس سے پہلے ہی بابا آدم سے شروع ہوا اور اس کے گناہ کے سبب سے اس کی کل اولاد گنہگار ہوئی اور حقیقت میں آدم نے گناہ کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بھی مار ڈالا۔ لیکن ہابل کے قتل کا گناہ جو اس کے بھائی قابیل سے سرزد ہوا اس سے صرف اس کی ذات پر گناہ آسکتا ہو نہ کہ اوروں پر کیونکہ وہ کسی کا ضامن نہ تھا۔ لیکن آدم بحیثیت ولدیت کل اولاد کا ضامن تھا۔ پھر دوسری غلطی قران شریف میں یہہ ہوئی کہ اس نے اس شخص کا نام نہیں لیا جس نے سب کو جلایا۔ اس واسطے ہم مسلمانوں کو صلاح دیتے ہیں کہ جس قصہ کا بیان ان کے قران میں مجمل طور پر بیان کیا گیا ہو اس کا مفصل بیان کتاب مقدس میں دیکھ لیا کریں اور امید ہو کہ ہمارے نور افشاں کے مسلمان ناظرین ضرور قران کے اس بیان کو انجیلی بیان سے ملا کر دیکھیں گے۔ ہم نے دونوں کتابوں کے حوالہ تحریر کر دئے ہیں۔ خلاصہ اس تحریر کا یہہ ہو کہ جو مسیحی تعلیم نجات گنہگار انسان کے حق میں انجیل میں مسیح کی موت کے وسیلہ دنیا کو دی جاتی ہو وہ برحق اور قابلِ تسلیم ہو خدا کرے کہ ہمارے مسلمان بھائی اس آیت قرانی سے مستفیض ہو کر خداوند مسیح کو دل و جان سے قبول کریں ؕ

غزل

اس سے تو کبھی بڑ پرائی نہیں جاتی
خود جس کے کبھی پاؤں بمائی نہیں جاتی

جس دل میں محبت تیری پائی نہیں جاتی
وہ سل ہے جو چھاتی سے لگائی نہیں جاتی
دیکھیں تیرے چہرہ کو ہم اے مہر صداقت
سورج سے تو یوں آنکھ ملائی نہیں جاتی
کامل کوئی دنیا میں ہو کس طرح سے اکدم
سرسوں تو ہتھیلی پہ جمائی نہیں جاتی
ناپاک کے دل غسل سے دھلنا نہیں ممکن
اندر کبھی باہر کی صفائی نہیں جاتی ہے
تعجیل ہو یا دیر قیامت ہے یقینی ہے
آنگی کبھی تو جواب آئی نہیں جاتی
یوں ہٹتے ہیں دل سے کبھی دنیا کے خیالات
پھٹ جیسے کہ تالاب کی کائی نہیں جاتی؟
دنیا سے نرالی ہے مسیحا تری رفتار
چالوں میں تو یہہ چال اڑائی نہیں جاتی
ہو سکتے ہیں کب عیسی مصلوب کے پیرو
جب ہم سے صلیب اپنی اُٹھائی نہیں جاتی
کہتے ہیں پہاڑوں سے کہ اب ہم کو چھپا لو ہے
کیوں ایسی وہ صری تھی جو اُٹھائی نہیں جاتی
دھو ہاتھوں کو آلودگی دہر سے منت
مہندی تو نہیں ہے جو چھڑائی نہیں جاتی

الـــــــراقم

کیدار ناتھ منت

آریا صاحب کے خیالات کی تردید

آریہ صاحب کا خیال ہے کہ انجیل میں اختلاف و تناقض پایا جاتا ہے۔

(۱) معترض صاحب فرماتے ہیں امید نہیں کہ کوئی ان اختلاف کا تسلی بخش جواب دیوے۔

جناب من۔ تسلی ہماری طرف سے ہونی مشکل ہے کیونکہ تسلی انسان کو خدا ہی بخشتا ہے۔ لیکن جس قدر ہماری رسائی اور سمجھ ہے عرض کر دیتے ہیں۔

پہلا اختلاف

(مرقس ۱۵ باب ۲۱ آیت و متی ۲۷: ۳۲ و لوقا ۲۳: ۲۶ و یوحنا ۱۹: ۱۷) معترض صاحب فرماتے ہیں کہ ان چاروں انجیلوں میں صلیب کے اٹھانے کی بابت اختلاف ہے۔ یعنے تین شمعون قرینی کی بابت خبر دیتے ہیں کہ وہ صلیب اٹھا کے گلگتھا نامے صلیب دینے کی جگہہ کو چلا گیا۔ اور یوحنا رسول خداوند مسیح کی بابت۔

عزیز من۔ یہہ چار گواہ ہیں۔ تین شہر کے باہر کی خبر دیتے۔ جیسا لوقا کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شمعون قرینی شہر کے باہر سے آتا تھا پکڑ کے صلیب اس پر رکھدی کہ وہ خداوند مسیح کے پیچھے پیچھے لے چلے (لوقا ۲۳: ۲۶) یہی (مرقس ۱۵: ۲۱) و (متی ۲۷: ۳۲) کا مقصد ہے۔ لیکن یوحنا کی گواہی شہر کے اندر کی ہے۔ دیکھو (یوحنا ۱۹: ۱۷ آیت کا آخری فقرہ) اس بات کی روشنی بخشتا ہے کہ خداوند مسیح اپنی صلیب اُٹھا کے شہر سے نکل گیا۔ اس جگہہ نکل گئے کی دلالت سوائے مکان اور شہر کے اور کسی بات پر نہیں ہو سکتی ہے۔ اور جہاں تک ہم کو معلوم ہوا۔ غالباً یہی بات ہے کہ ہمارا خداوند مسیح صلیب اُٹھا کے شہر سے باہر وہ خود لیگیا یا صلیب اُٹھا کے شہر کے باہر نکلگیا۔ اب ہم ۱۷ آیت کی تمام عبارت کو لکھدیتے ہیں۔ وہ یہہ ہے۔

سو وہ اپنی صلیب اٹھائے ہوئے اس جگہہ کو جو کھوپری کا مقام کہلاتا ہے جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتھا ہے۔ نکل گیا۔ اب جائے غور ہے کہ کہاں سے نکل گیا مکان سے یا شہر سے۔ لیکن اگر خوب غور کیا جاوے تو شہر سے دیکھو اس کے مقابل ہم انجیل لوقا باب ۲۳ آیت ۲۶ کو بھی درج کر دیتے ہیں تا کہ صاحب دانش بچشم خود دیکھکر انصاف کو عمل میں لاویں کہ شمعون قورینی شہر کے باہر سے صلیب کو لے گیا۔ اور شہر کے اندر سے خداوند مسیح۔ وہ آیت یہہ ہے اور جب اس کو لے جاتے تھے۔ یعنے خداوند مسیح کو شمعون نام قورینی کو جو شہر کے باہر سے آتا تھا پکڑ کے صلیب اس پر رکھدی کہ یسوع کے پیچھے پیچھے لے چلے۔ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ آیت سے ثابت ہے کہ وہ شخص کسی گاؤں سے شہر کو آ رہا تھا۔ رستے میں بیگاری پکڑ کر صلیب اس پر رکھدی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہر سے باہر اس جگہہ تک جہاں شمعون قورینی ملا تھا۔ خداوند مسیح صلیب کو اُٹھا لایا تھا۔ جیسا کہ یوحنا کی انجیل سے ثابت ہو گیا۔ اب ہم ان تین گواہوں۔ یعنے مرقس۔ لوقا۔ متی کے بیانات پر خیال کرتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ ان کی گواہی شہر کے باہر کے واقعات کو دکھلاتی ہے کہ شمعون قورینی باہر سے صلیب کو اُٹھا کے گلگتھا نامے جگہہ کو گیا۔ لیکن شہر کے باہر کون لے گیا۔ اس امر کی بابت یوحنا رسول شہادت دیتا کہ ہمارا خداوند خود اپنے کاندھے پر صلیب اُٹھا کے شہر کے باہر تک لے گیا۔ یعنے اندر سے باہر لیجانا۔ خداوند مسیح کا کام ثابت ہوتا ہے۔ اور باہر سے صلیب کو اُٹھا کے لے جانا شمعون قورینی کا کام تینوں گواہوں کی گواہی سے ثابت ہے۔ پس اگر ہم ان چاروں گواہوں کے بیانات پر ذرا فکر دوڑاویں تو ان کے بیانات میں کوئی تناقض یا اختلاف کی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ جب تک کسی عبارت یا فریقین کے بیانات میں اقرار و انکار کسی امر مطلوبہ کی بابت نہ پایا جاوے۔ یا نفی اثبات کسی امر کے ثبوت میں نہ ظہور میں آوے اس عبارت یا فریقین کے بیان پر کسی قسم کا الزام لینے

تناقص اختلاف وغیرہ کا خیال نہیں کیا جا سکتا ہی بلکہ متفرق صورت کی شہادتیں جو ایک ہی حقیقت کیواسطے دیجاویں۔ زیادہ تصدیق اور سچائی کو واضح کرتی اور سامعین کے دل کو تسلی بخشتی ہیں۔ جیسا کہ ان چاروں گواہوں کی شہادتوں نے جو ایک ہی حقیقت کی بابت دی گئی ہیں۔ ایمانداروں کے دلوں کو تسلی بخشتی ہی۔ اور نیز اس الزام کو بھی اپنے اُوپر نہیں آنے دیا کہ کوئی کہے کہ ان گواہوں نے صلاح و مشورہ اور سازش کے ساتھ باہم اتفاق جسمانی بیانات میں کرکے گواہی دی جس کی ضرورت معترض صاحب رکھتے ہیں۔ یعنے وہ چاہتے ہیں کہ فقرہ بفقرہ لفظ بلفظ ایک دوسرے کے ساتھ ملتا۔ جیسے اکثر خلقت میں دیکھا جاتا ہی کہ جھوٹے گواہ اس طرز سے شہادت دیتے ہیں کہ عدالت بھی دھوکا کھا جاوے۔ اور نہ انہوں نے ایک دوسرے کی نقل کرلی پس ان سب الزاموں سے یہہ شہادتیں بری ہیں۔ اور یقین دلاتی ہیں کہ انجیل باتیں سب سچی ہیں ؕ

خُداوند یُوسف کے ساتھ تھا

پیدایش ۳۹ : ۲

راستباز یوسف کی زندگی سے ہم یہہ چند نصیحت آمیز باتیں حاصل کرتے ہیں۔

(۱) چونکہ یوسف باپ کا پیارا تھا۔ اس سبب اس کے بھائیوں نے اس سے حسد اور دشمنی کی۔ باپ کے پیاروں سے دنیا ضرور دشمنی رکھتی ہی۔ کیونکہ وہ دنیا کے نہیں۔

(۲) یوسف نے خواب کو دیکھکر حسد کو بڑھا دیا۔ زبان کو قابو میں رکھنا بہت ضرور ہی۔ سب باتیں کہدینا دانا اور فرض نہیں۔ زیادہ گوئی خطرے میں ڈالتی ہی۔ یعقوب کا مکتوب ۳ باب پڑھو۔

(۳) یوسف سلامتی کی جگہہ میں جاکر خطرے میں پڑا۔ ناگہانی کہکر نہیں آتی اور نہ مصیبت آواز دیتی ہی۔ سلامتی کی جگہہ خطرے میں ہی۔ اور زندگی کے درمیان موت ہی۔ وہ ہوشیار ہی جس کی کمر بندھی ہی اور جس کا چراغ جلتا ہی۔ نہ معلوم اگلا قدم کیا خبر لاوے۔

(۴) یوسف نے خاص اپنے ہی بھائیوں کو اپنا قاتل دیکھا اور پایا۔ اس مقدمہ میں ایک ہابل اور کئی ایک قاین نظر آتے ہیں۔ بقول خداوند مسیح تمہیں میں سے میرا پکڑوانے والا ہی۔ پھر بقول یوحنا رسول وہ اپنوں پاس آیا اور انہوں نے اُسے قبول نہ کیا۔

(۵) خدا اپنے لوگوں کی حفاظت کرتا ہی اور دشمنوں کے درمیان دوست پیدا کرتا ہی۔ الیشع نبی سے کہا گیا ہنوز بہت لوگ ہیں جو بال کے پوجاری نہیں۔ پھر پولوس سے کہا مت ڈر بلکہ کہتا جا کیونکہ اس شہر میں بہت میرے لوگ ہیں ؕ

(۶) آزمائشیں ضرور آوینگی آزمایا جانا گناہ نہیں۔ پر گر پڑنا گناہ ہی۔ سونا ہی زیادہ تایا جاتا ہی۔

(۷) یوسف نے اپنے بھائیوں کے ہاتھہ سے خشک کوئیں میں جانا پسند کیا۔ پر شیطان کے ہاتھ سے بدی کے تر کوئیں میں جانا پسند نہ کیا ؕ

(۸) آدمی کی جانچ ناقص ہی۔ فوطی فار کا حال پڑھو ؕ

(۹) بدن پوشاک سے بہتر ہی۔ یوسف نے جسم کو نہیں پر پوشاک کو سپرد کیا۔ یوحنا نے وفاداری اور خدمت کو نہیں پر سر کو سپرد کیا۔ خدمت گذاروں اور نوجوانوں کے واسطے یہہ بہت عمدہ سبق ہی۔ روح کے بچاؤ میں اگر جسم یا دنیوی چیزیں ضایع ہوں تو کچھ مضایقہ نہیں۔

(۱۰) الہی خاندان میں اور دُنیا کے خاندان میں فرق ہی۔ یوحنا اور یوسف میں۔ فوطی فار کی بیوی اور ہیرودیاس میں مشابہت ہی۔ ایک کے ہاتھ میں راستبازی کی پوشاک دوسرے کے ہاتھ میں صادق کا سر ہی۔

(۱۱) راستبازی کا اجر ہی ؕ

(۱۲) سرکش لوگ اپنی شرارت کا معاوضہ پاتے ہیں ؕ

الراقم

ایم سی ، یوحنّن

رشوت دینیکا نیا طریق۔ دہلی کا ایک اخبار لکھتا ہی کہ ایک شخص تحصیلدار سونی [illegible] کے پاس انیس سو روپیہ کی تھیلی چھوڑکر بھاگ گیا جب صاحب مذکور نے اسکو کھولا تو اسمیں سے ایک رقعہ برآمد ہوا جسمیں لکھا تھا کہ فلاں مقدمہ میں آپ کا نذرانہ ہی۔ تحصیلدار نے جھٹ وہ تھیلی صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیجدی جنہوں نے روپیہ کو سرکاری خزانہ میں جمع کرایا اور ملزم کی تلاش کرنیکا حکم دیا ؕ

مکہ معظمہ کو ریل سلطان المعظم نے دمشق سے لیکر مکہ معظمہ تک ریلوے تعمیر کرنے کے واسطے اسلامی دنیا میں جو فہرست چندہ کھولی ہی اس میں سب سے پہلے پینتالیس ہزار پونڈ اپنی جیب خاص سے دیئے ہیں۔ یہہ چندہ ٹرکش وزیر خارجیہ کے پاس جمع ہوتا رہیگا۔ اور اس کام کی حفاظت پر دو رومی بٹالین مامور رہینگی۔ انجنیروں کے شام میں پہنچتے ہی یہہ کام شروع کیا جائیگا۔

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

چوتھا باب

چندر لیلا کا راستہ میں تکلیفات اٹھانا

یہاں سے وہ جلدی جلدی مشکل رستے کاٹکر پہاڑوں سے نیچے آئی - اور نامی تیرتھ کیطرف روانہ ہوئی جس کا نام کہر دوار ہے - یہہ وہ جگہ ہے جہاں سے دریائے گنگا جاری ہوتا ہے - اور اس کی بابت شاستر میں یہہ لکھا ہوا ہے - کہ یہہ پاک دریا پہلے صرف آسمان میں ہوتا تھا لیکن کسی دیندار اور پرہیزگار کی دعاؤں کی بدولت اس دریا کو حکم ہوا کہ نیچے دُنیا میں بہے - لیکن گنگا اسلئے کہ آسمان سے اُتاری گئی بہت ناراض ہوئی تب شِب جی نے زمین کو گنگا کی دھارا کی چوٹ سے بچنے کیلئے ایک پہاڑ پر کھڑے ہوکر اپنے اُلجھے ہوئے لمبے بال آگے کرکے گنگا کی دھارا کو روک لیا - اور کچھ دیر تک وہاں ہی روک رکھا - اور اس کے بعد ایک ایک بُوند اُسی پہاڑ پر ٹپکائی - اور اسی سبب سے یہہ دریا دُنیا کے سارے دریاؤں سے پاک سمجھا جاتا ہے - اور اسی سبب سے تمام ہندو قومیں اپنے گناہوں سے پاک ہونے کے لئے اِسی گنگا دریا میں نہانے کے لئے جاتی ہیں - ہر دوار کے خاص پاک مقام جن کیلئے لوگ وہاں جاتے ہیں - ایک تو نہانے کا گھاٹ اور اس کے پاس ایک مندر ہے اس گھاٹ کی دیوار پر ایک پتھر ہے - جس پر وشنو کے پاؤں کا نقش کھدا ہوا ہے - اور نہانے والے اس پتھر کی خاص عزت کرتے ہیں - ہر دوار میں ہزاروں لوگ نہانے جاتے ہیں - اور ہر ایک کی یہہ آرزو ہوتی ہے کہ سب سے پہلے میں گھاٹ پر پہونچوں - اور دروازے سے اندر جاتے ہوئے اِس قدر دھکیلا دھکالی ہوتی ہے کہ ایک دوسرے پر گر پڑتے ہیں - اور بعض دَب کر مر بھی جاتے ہیں - ضروری ہے کہ کوئی بندوبست ایسا کیا جاوے جس سے یہہ لوگ اپنی وحشی پن کی دھکیلا دھکالی سے باز رکھے جائیں - اور کئی جانیں ضایع نہ ہوں +

کہتے ہیں کہ جس دن ہندوؤں کا نیا سال شروع ہوتا ہے - وہی دن گنگا کی زمین پر آنے کی یادگاری کا ہے - اور اسی سبب سے اُس دن پر گنگا کے کنارے بڑا بھاری میلہ لگتا ہے -

یہاں چندر لیلا نے اورونکے ساتھ اشنان کیا اور بعضوں کو اپنے ہمخیال دیکھکر رستے کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا ذکر کرکے اُس کا نرم دِل مرجھا گیا -

یہاں سے وہ کشمیر کیطرف روانہ ہوئی - رستے میں اُن ساری جگہوں کو دیکھتی گئی جنکا ذکر پورانا کی کتھا میں ہوتا ہے - اور ہر ایک مندر میں پُوجا کرتی تھی - اور سارے برہمنوں کو کھانا دیتی تھی - کشمیر سے واپس ہوکر متھرا کو آئی - اور اُن جگہوں کا درشن کیا جنکا ذکر شاشتر میں ہے - جہاں کرشنا دیوتا نے اپنی ایک انگلی پر پہاڑ کو اُٹھا رکھا تھا - پر یہاں بھی اُس نے کوئی ایسی تسلی کی بات نہ دیکھی نہ سُنی - جس سے اُس کے دِل کی گھبراہٹ کو تسلی اور آرام آوے -

پھر وہ الہ آباد کو آئی - اور اُس جگہ اشنان کیا جہاں گنگا اور جمنا دونوں ملتے ہیں - جب تک میلہ رہا ایک مہینہ بلا ناغہ ہر روز اشنان کرتی رہی - اور اس مندر کا درشن کیا جو زمین کے نیچے بنا ہوا ہے - اور اُس کی مُورت کے آگے سجدہ کیا - اور پوجاریوں کی معرفت اُن درختوں کے پتے بھی لئے جو وہاں تہ خانے میں بغیر روشنی اور ہوا کے اُگتے ہیں - کہ اِن پتیوں سے کئی بیمار شفا پاتے ہیں -

اس درخت کو اُس مندر کے پجاری باہر سے کاٹکر لیجاتے اور تیسرے چوتھے دن تہ خانے میں لگا دیتے تھے - یہہ کام رات کے وقت جاتریوں سے پوشیدہ کیا جاتا تھا - پر جاتری لوگ اس دھوکے سے ناواقف ہوکر پُورا یقین کرتے تھے کہ یہہ درخت تہ خانے کے بیچ ہی اُگتا ہے - جہاں روشنی نہ ہوا اُس کو مِلسکتی ہے - اور اِسی لئے اُسکی پتیوں پر بطور دوا کے بڑا اعتبار رکھتے تھے -

چندر لیلا ہر روز اپنے شاستر اور کتابوں کو پڑھتی اور جو کچھ اُن میں لکھا ہوا تھا اُن پر عمل کرتی تھی - یہاں سے وہ گنگا کے کنارے کنارے چلی گئی جب تک کانشی کو نہ پہونچی - جو ہندوستان کا سب سے پاک شہر کہلاتا ہے -

یہاں پر شب جی کے آگے سجدہ کیا جو ستیاناس کرنے والا دیوتا ہے - اور جو چڑھاوا مقرر ہے سو چڑھایا یعنے بڑے برہمن کو ایک چھتری - ایک پلنگ اور اس پر بچھانے کے لئے ایک کھیس - ایک تھال - ایک چراغدان اور ایک کٹورا - ایک گھڑا - اور ایک برتن جس سے مورتوں پر گنگا جل چھڑکا جاوے - ایک گائے اور پاؤں کے لئے ایک کھڑاؤں -

پھر اُس نے گنگا پر پھول چڑھائے اور اُن کو اور لوگوں کے پھولوں کے ساتھ تیرتے ہوئے وہاں کھڑے دیکھا کی - یہہ پھول پانی پر ایسے خوبصورت نظر آتے تھے - گویا ایک پھولوں کا باغ پانی کی سطح پر تیرتا جاتا ہے - پر بیچاری چندر لیلا کے دل میں کچھ خوشی اور تسلی نہ آئی - پر زیادہ بے چینی اور بے قراری ہوئی +

———*———

واقعات اور آرائیں

وفات حسرت آیات - ہم کو یہہ خبر سنکر بڑا افسوس ہوا ہے کہ امرتسر کے پادری عماد الدین لاہز ڈی ڈی - جنہوں نے اپنی بہت سی تصنیفات سے پبلک کو فایدہ پہنچایا ہے - ۲۸ ماہ اگست کو ۴ بجے شام کے بعارضہ دنبل اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کر گئے - ابھی ہم ان کی نسبت کچھ لکھنا نہیں چاہتے مگر یہہ کہ خداوند جو تسلی کا بانی ہے اُن کے خویش و اقارب کو تسلی بخشے - ہم مشکور ہونگے اگر ان صاحبوں نے جو ڈاکٹر صاحب سے بخوبی واقف تھے - کوئی صاحب ان کی مختصر سوانح عمری لکھکر نور افشاں میں شایع کرنے کے لئے بھیجدیوے ؎

لیک موریل کے امتحان کا نتیجہ شایع ہو گیا ہے - درجہ سینیر میں چھ - اور درجہ جونیر میں ۹۳ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں - دونوں درجوں کے پہلے چار کو انعام دئے گئے ہیں چنانچہ سینیر کے درجہ میں (۱) احمد خاں سکاچ مشن ہائی سکول گجرات کو مبلغ عـــہ روپیہ (۲) ٹھاکر سچین بوائز بورڈنگ سکول ڈسکہ کو مبلغ عـــہ روپیہ (۳) بشن دیال سینٹ سٹیفنز کالج دہلی کو مبلغ عـــہ روپیہ (۴) جی جیون مل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کو مبلغ عـــہ روپیہ انعام عطا ہوا ہے - ان میں سے اول محمدی اور سوئم ہندو ہیں - درجہ جونیر میں خوشحال کرسچین بوائز بورڈنگ سکول ڈسکہ کو عـــہ روپیہ (۲) دیال چند کرسچین بوائز بورڈنگ سکول ڈسکہ کو عـــہ روپیہ (۳) سندر کرسچین بورڈنگ سکول نارووال کو عـــہ روپیہ (۴) سارہ ہاؤل گرلز سکول امرتسر کو عـــہ روپیہ انعام عطا ہوا ہے - یہہ سب مسیحی ہیں ؎

لیک موریل کا امتحان بابت سنہ ۱۹۱۰ء - یہہ امتحان جولائی سنہ ۱۹۱۰ء میں منعقد ہوگا - اس میں پنجاب کے تمام باشندے بلالحاظ قوم و مذہب کے سوائے امریکن و یوروپین کے داخل ہو سکیں گے بشرطیکہ ان کی عمر ۲۲ سال سے کم ہو - اور انہوں نے کسی علم الہی کے مدرسے میں تعلیم حاصل نہ کی ہو -

اس کے دو درجے ہیں (۱) سینیر امیدوار وہ سمجھے جاویں گے جنہوں نے جنوری سنہ ۱۹۱۰ء سے پہلے امتحان مڈل سکول یا کسی اعلیٰ امتحان کو پاس کر لیا ہو (۲) جونیر امیدوار وہ ہونگے جنہوں نے مڈل کا امتحان پاس نہیں کیا - جو شخص کسی درجے میں پہلے انعام حاصل کر چکا ہو اس کو اس درجہ میں پھر انعام نہیں ملیگا -

اس امتحان کے مضامین حسب ذیل ہیں -

سینیر (۱) یرمیاہ اور دانئیل -

(۲) اعمال اور اقرنتی -

(۳) (صرف مسیحی امیدواروں کے لئے) پرانے اور نئے عہد نامے پر عام سوالات -

جونیر (۱) دانئیل کی زندگی کا احوال اور حفظ کرنے کے لئے ۲۳ و ۹۱ و ۱۰۳ و ۱۲۱ زبور

(۲) اعمال - اور حفظ کرنے کے لئے پہاڑی وعظ یعنے متی کی انجیل ۵ و ۶ و ۷ باب -

ہر ایک درجہ میں چار انعام ہونگے - اگر وہ چاروں انعام مسیحی امیدوار حاصل کر لیں تو تیسرے درجہ کے انعام کے برابر ایک انعام اس غیر مسیحی امیدوار کو دیا جاویگا جو سب سے زیادہ پاس کرنے کے لایق نمبر حاصل کریگا - انعام حسب ذیل ہونگے -

درجہ سینیر عـــہ - عـــہ و عـــہ و عـــہ -

درجہ جونیر - عـــہ - عـــہ - عـــہ - عـــہ -

امیدواروں کو چاہئے کہ اپنی اپنی درخواستیں جن میں ان کی عمر - مذہب اور جائے پیدایش کا بیان ہو معہ باقاعدہ سرٹیفکیٹ کے پادری ای - الیف - ای - وگرم صاحب سینٹ جانس کالج لاہور کی خدمت میں ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۰ء تک ارسال فرماویں -

اس امتحان کے متعلق ایک اور تواریخ کا امتحان بھی جاری کیا گیا ہے - یہہ امتحان دسمبر کے مہینے میں ہوگا - اس کی نسبت درخواستیں جن میں عمر - مذہب اور جائے پیدایش کا بیان ہو معہ باقاعدہ سرٹیفکیٹوں کے یکم نومبر سنہ ۱۹۱۰ء تک پادری اے - سی - کلارک مقیم امرتسر کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں اس کا صرف ایک ہی امتحان انگریزی زبان میں ہوگا اور تین پہلے کامیاب امیدواروں کو مبلغ عـــہ عـــہ اور عـــہ روپیہ کے انعام درجہ بدرجہ دئے جاویں گے - اس سال کے لئے سر مونیر ولیم کا ہندوازم امتحان کے لئے مقرر کیا گیا ہے - جو پنجاب ریلجس بک سوسائیٹی لاہور سے مل سکتا ہے

پادری سکھپال صاحب مرار ریاست گوالیار سے خبر دیتے ہیں کہ یہاں ایک گھرانے کے پانچ شخصوں کو ایک ہی دن بپتسمہ دیا گیا یہہ شخص محمدی مذہب کو چھوڑ کر مسیحی جماعت میں شامل ہوئے ؎

سلطان روم جشن نقرہ جوبلی منا رہے ہیں بحیرہ روم کے برٹش بیڑہ کے امیر البحر اور ۵۰ افسروں کو اس جشن کی دعوت دی گئی - نہایت خوشی کے ساتھ شامل ہوئے

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی . . .	[illegible]
بقیہ ضمیمہ	[illegible]

ضرورت

ہوشیارپور اسٹیشن میں دیہات کے کام کے لئے دو منادوں کی یعنے دو مبشر یا لائسنیٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ اور الاونس لودیانہ مشن کے قاعدہ کے مطابق دیا جاویگا۔ درخواستیں معہ نقل سندات کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جاویں۔

المشتہر

پادری کے۔ سی۔ چٹرجی۔ ہوشیارپور

ضرورت

سکاچ مشن ہائی اسکول جلالپور جٹاں ضلع گجرات کے لئے ایک مسیحی سینئر انگلو ورنیکولر یا بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ [illegible] ماہوار ملیگی۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس بہت جلد آنی چاہئیں۔ فقط۔

المشتہر

ڈاکٹر ایچ۔ الف۔ ایل۔ ٹیلر مشنری جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

نصیرآباد ہائی سکول کے لئے مسیحی سکنڈ منشی کی ضرورت ہے مشاہرہ پندرہ روپیہ ماہوار۔ درخواست معہ اسناد پادری۔ الف۔ الیس۔ رائٹ صاحب کے پاس بمقام نصیرآباد (راجپوتانہ) آنی چاہئیں۔

المشتہر

اے۔ ایل۔ بوس ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نصیرآباد

دریافت طلب

ناظرین نور افشاں سے کوئی صاحب بذریعہ اخبار نور افشاں مطلع فرمائیں کہ

(۱) مذہب اسلام کی یہہ تعلیم کہ عورت کو خوش کرنے کو اور بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹ بولنا کہاں پر درج ہے۔ اگر حدیث میں ہے تو وہ کس قسم کی حدیث ہے۔ اور قران کی کس آیت سے موافقت کھاتی ہے۔ مفسرین کی رائے اس پر کیا ہے؟

(۲) کسی مومن کی جان بچانے کو جھوٹ بولنا روا ہے۔ یہہ کس مقام میں لکھا ہے؟

(۳) تقیہ اور توریہ کن کن حالتوں میں روا ہے؟

(۴) محمدی علماء ان تعلیمات کی معذرت جو جھوٹ بولنا سکھاتیں کیا کہتے ہیں؟

براہ نوازش ان کا جواب کوئی صاحب بذریعہ نور افشاں مرحمت فرماویں۔

راقم

ایک مستفسر

ضرورت

ہم کو ایک بافندہ عیسائی کی ضرورت ہے جو اسکول میں لڑکوں کو عمدہ طرح سکھلا سکے۔ بافندہ اطفال وعیال دار ہووے اور چال چلن اچھا ہو۔ اور عمدہ کاریگر ہووے ہر ایک بات میں کپڑا و دری و چارخانہ بنانے میں اُستاد ہو۔ اس کی درخواست پر فیصلہ تنخواہ کیا جاویگا۔

المشتہر

سوداگرمل لاہور فیتھ مشن آرفن سکول

غزل

بنا ہے دل مرا مورد خدا کے فضل بیحد کا
بجا لاؤں کہاں تک شکریہ احسان ایزد کا

جواہر کی نہیں کچھ قدر کرتے اہل دل ہرگز
نظر میں انکی اک پتھر نگینہ ہے زمرد کا

یہاں ہے وقفہ آب زندگی دور و گنہگارو!
کہ ساماں ہاتھ میں آتا ہے مفت عیش مخلد کا

وہ تفتہ ہوں حقیقی عشق میں گرمی سے جلجاوے
دھواں گر چرخ تک پہنچے ہمارے شمع مرقد کا

ملا ہے مجھ کو آب زندگی فیض مسیحا سے
اسی کی روشنی سے میں نے دیکھا جادہ مقصد کا

در مقصد سے اُسنے عارفوں کے بھر دیے دامن
رہائی دینیوالا ہے وہی ہر اک مقید کا

رہا کرتا ہے اطمینان میں انور کا دل ہر دم
لکھا ہے دفتر دل پر کلام پاک ایزد کا

مسیح کی حمد سے حاصل یہہ سرسبزی ہوئی انور
کہ ہر اک شعر سہرا بن گیا تختہ زمرد کا

راماتند انور

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا۔